Topic: Reforming Money and banking System.

موضوع: پالیسی برائے اصلاح زر و بنکاری نظام ۔

دولت کی اہمیت::

انسان نے اپنی دنیا بسانے ، اسے پر رونق رکھنے ، ضروریاتِ زندگی میں خود کفیل ہونے ، دوسروں کو متاثر کرنے ، دوسروں سے متاثر ہونے ،اور باہمی روابط اور تعلقات کو استوار کرنے کے لئے معاشرہ تشکیل دیا۔
معشیت دراصل ان ہی سرگرمیوں کا مطالعہ ہے جنکے ذریعے انسان اپنی ضروریات پوری کرتا ہے ، دوسروں سے لین دین رکھتا ہیں اور زندگی کو خوشگوار بنانے کی کوشش کرتا ہیں ۔
لیکن جب ہم اکیسویں صدی کے معاشی معاملات کا گہری نظر سے دیکھتے ہیں تو ہمیں مشہور فلسفی روسو کی بات یاد آتی ہے کہ "دولت اور دولت بڑھانے والی اشیاء ہی فساد کی جڑ ہے ۔امیر طبقہ اپنے مفاد کے لئے قوانین بناتا ہیں ، جو بالآخر عوام کی غلامی کا سبب بنتا ہے "۔
روسو کی اس بات میں یقیناً ایک گہری بصیرت چھپی ہوئی ہے کہ اگر دولت کو انسانوں کے درمیان غیر منصفانہ طریقے سے تقسیم کی جائے تو یہ فساد اور فتنوں کی جڑ بن جاتی ہے لیکن اگر اسی دولت کو منصفانہ طریقے سے تقسیم کیا جائے تو یہ دولت خدا کی نعمت بن جاتی ہے اور معاشرے میں امن ، خوشحالی ،اور ہمدردی کی فضا قائم کرتی ہے ۔

سودی اور بینکنگ کا کاروبار ، مشکلات کی جڑ:

آج دنیا میں انسانیت کی بیشتر مشکلات کی جڑ ،سودی نظام معیشت اور غیر منصفانہ بنکاری ڈھانچہ ہیں۔یہ وہ نظام ہیں جس سے چند افراد یا چند ممالک بغیر محنت کے دولت مند بن جاتے ہیں اور اکثریت کی خوشحالی تباہی ہو جاتی ہے۔آج دنیا کی مالیاتی ڈھانچے کی بنیاد محنت پر ہونے کے بجائے سود پر مبنی ہے۔بنک, انشورنس کمپنیاں ، مالیاتی ادارے ، سب کے سب سود کے ذریعے کام کرتے ہیں۔امریکہ، *IMF*, اور ورلڈ بینک جیسے ادارے اس نظام کے محافظ ہے ۔ یہ ادارے ترقی پذیر ممالک کو قرض دیتے ہے ، مگر ان قرضوں کے بدلے میں اپنی حاکمیت ان پر مسلط کرتے ہے ۔ انکی شرائط یہ نہیں ہوتی کہ غربت ختم کرو بلکہ انکی شرائط یہ ہوتی ہے کہ قیمتیں بڑھاؤ ، سبسڈی ختم کرو ، سود دگنا کرو ، نجکاری کرو یعنی عوام پر مزید بوجھ ڈالنے والی شرائط نافذ کرتے ہیں۔یہ وہ طریقہ ہے جس سے وہ قوموں کو معاشی

غلامی میں دھکیل دیتے ہیں ۔آج کئی ممالک امریکہ اور *IMF* کے اشاروں پر چلتے ہیں ، یہ وہ غلامی ہیں جو پہلے زمانے میں تلواروں سے ہوتی تھی مگر اب قرضوں اور سود کے ذریعے ہورہی ہیں۔
اب سوال یہ نہیں کہ سودی نظام کیوں اور کیسے نافذ ہوا بلکہ سوال یہ ہے کہ ہم اسکے متبادل ایک منصفانہ مالیاتی ڈھانچہ کیسے رائج کرسکتے ہیں۔کیونکہ اس نظام کی وجہ سے اکثریت دن رات محنت کرنے کے باوجود مشکلات اور فاقہ کشی کی شکنجے میں پھنسی ہوئی ہے ۔
ایک مسلمان ہونے کے ناطے کم از کم میں اتنی کوشش ضرور کرسکتا ہوں کہ حکومت وقت کو ایک جامع پالیسی کا آئیڈیا پیش کروں جو حکومت وقت بآسانی نافذ العمل کرسکے تاکہ ہماری عوام اپنے ضروریات زندگی میں خودکفیل ہوسکے اور انکی زندگی خوشحالی کی طرف گامزن ہو۔

:: <u>پالیسی کا آغاز</u> ::

مرحلہ اول::

کسی بھی پالیسی کی بنیاد " عوامی آگاہی" ہے ۔جب تک لوگ یہ نہیں سمجھیں گے کہ آج انکی اس معاشی غلامی کی وجہ صرف اور صرف سودی مالیاتی ڈھانچہ ہے تب تک کسی بھی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں ۔ لہذا سب سے پہلے عوام کو آگاہی دینے کی ضرورت ہے ۔ ہمارے لوگوں کا المیہ ہے کہ وہ اپنے پیسے بنکوں میں جمع کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بنک انہیں اس پر منافع دیتا ہیں حالانکہ وہ منافع نہیں بلکہ سود دیں رہے ہوتے ہیں ۔ منافع اور سود میں بنیادی فرق یہی ہے کہ سود محنت کے بغیر حاصل ہونے والی اضافی رقم ہیں جبکہ منافع محنت ، وقت ، خطرہ اور صلاحیت کے بدلے میں حاصل ہونے والی رقم ہیں۔ مگر افسوس کی بات ہیں کہ ہمارے اکثر لوگوں کو ، سود اور منافعے میں بنیادی فرق کا کوئی علم نہیں۔ بذاتِ خود مجھے بھی یہی لگتا تھا کہ بنک منافع دیتا ہیں مگر جب اس بارے میں مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ یہ تو سراسر سود ہوتا ہیں ۔
تو سب سے پہلے ہمیں لوگوں کو یہ آگاہی دینے کی ضرورت ہیں کہ سود اور منافع میں بنیادی فرق کیا ہیں ؟ اور انہیں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اس سودی نظام کی وجہ سے انکے ساتھ کیا کیا ہو رہا ہیں ؟؟۔
دوسری آگاہی جو عوام کو دینے کی ضرورت ہے ، وہ اسوقت دنیا میں رائج
معاشی پالیسیوں کے بارے میں بتانے کی ضرورت ہے کہ اسوقت دنیا میں دو معاشی پالیسیاں رائج ہے 1) اشتراکیت Socialism, اور دوسرا 2) سرمایہ داریت Capitalism. ان دونوں نظاموں نے انسانیت کے لیے کافی پیچیدہ مشکلات کھڑی کر رکھی ہے کہ اشتراکیت میں تقسیم دولت کی بنیاد " محنت" پر رکھی گئی ، اس نظریے کے مطابق جو شخص جتنی محنت کریگا وہ اتنی ہی دولت کا مستحق ہوگا ۔ اس نظام میں وہ طبقہ جو محنت نہیں کرسکتے (یعنی بوڑھے ، یتیم ، بچے) وہ غیر مفید ہیں اور انہیں بھوک سے مرنا ہی انکا مقدر سمجھا گیا ، جو سراسر جہالت ہیں ۔
دوسرا نظام سرمایہ داریت ، جسکی تقسیم دولت کی بنیاد پر ہر قسم کے منافعے کے لیے کچھ بھی کرنے کی اجازت دی گئی چاہے وہ محنت کے ذریعے ہو یا بغیر محنت کے ۔ اس نظام میں سود ، ذخیرہ اندوزی ، اور مصنوعی مہنگائی جیسے ظالمانہ اقدامات کی کھلم کھلا اجازت دی گئی اور یوں چند لوگوں کے علاؤہ اکثریت فاقہ کشی جیسے مشکلات کے دھندل میں پھنس جاتی ہیں ۔

مگر **اسلام** ہمیں ان دونوں کے مابین توازن پر مبنی راستہ دکھاتا ہیں کہ تقسیم دولت کی بنیاد صرف محنت پر نہیں بلکہ محنت اور ضرورت دونوں پر مبنی ہونی چاہیے ۔ اس طرح اسلام نے تسلیم کیا کہ جو شخص کام نہیں کرسکتے انکی ضرورت کا خیال رکھنا معاشرے اور ریاست کی زمہ داری ہیں اور جو محنت کرنے والے افراد ہیں انکو انکی محنت کے حساب سے دولت دینے کا اصول مقرر کیا ۔
تو اس ساری گفتگو کا مطلب یہی ہیں کہ ہم لوگوں کو معاشی پالیسیوں کے بارے میں بتائیں تاکہ لوگوں میں ایک دوسرے کے لیے احساس پیدا ہو اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوسکے ۔

مرحلہ دوم:: عوام کو آگاہی **دینے** کے بعد
، **حکومت** کا دوسرا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ملک میں جتنے بھی *Transaction centers* ہیں ان سب کو حکومت اپنی نگرانی میں لے یا حکومت نجی بنکوں کا خاتمہ کریں اور ملک میں صرف اور صرف گورنمنٹ بنکوں کا نظام رائج کریں تاکہ دولت کے بہاؤ اور اسکے اثرات کا براہ راست نگرانی کی جاسکے ۔ کیونکہ مالیاتی نظام بلکل انسانی جسم کی مانند ہے ۔ جیسے انسان کے جسم میں خون ہر *Organ* تک ایک متوازن مقدار میں پہنچتا ہیں بالکل اسی طرح مالیاتی نظام جسم کی مانند ہیں اور بنک اسکے خون کی نالیاں ہیں ۔ اگر دولت کا بہاؤ یا خون کا بہاؤ چند حصوں یا چند لوگوں تک محدود کردیا جائے جیسا کہ آج ہیں تو باقی جسم بری طرح متاثر ہو جاتا ہیں لہذا حکومت کو چاہیے کہ وہ خود دولت کے بہاؤ کو کنٹرول کریں تاکہ پورے نظام کو توازن میں برقرار رکھا جاسکے۔

مرحلہ سوئم::: -- نجی بنکوں کو ختم کرنے کے بعد حکومت
کا اگلا قدم نہایت ہی اہمیت رکھتا ہیں کہ حکومت حکومتی بنکوں کے لیے سود سے پاک وشفاف اصولوں کو متعارف کروائیں تاکہ دولت کے بہاؤ کو نچلے طبقے تک بھی لایا جاسکے ، وہ قوانین درج ذیل ہونگے --
1) سب سے پہلا اصول کہ حکومت عوام سے ہر *Transaction* پر سروس چارج لے لیں تاکہ اس سروس چارج کی بدولت حکومت بنک ملازمین کی تنخواہیں اور آپریشنل اخراجات کو پورا کرسکے ، مثلاً حکومت ہر *Normal Transaction* پر *20* روپے لیں ، *International Transactions* پر *350* روپے لیں اور اسی طرح ہر *Business Accounts* پر ماہانہ *600* روپے چارج لے لیں تاکہ بنکوں کے نظام کو سود سے پاک کرکے اجرت یا سروس چارج کے ذریعے چلایا جاسکے ۔

2) دوسرا اصول کہ حکومت گنجان آباد علاقوں میں زیادہ سے زیادہ *Transaction centers* لگائیں اور کم گنجان آباد علاقوں میں کم برانچز لگائیں تاکہ لوگوں کو تیز ترین سروس *Provide* کی جاسکے ۔

3) تیسرا اصول نہایت اہمیت رکھتا ہیں کہ حکومت لوگوں کے پیسوں کو بطور امانت بنکوں میں جمع رکھے گی ۔
حکومت عوام کو *Transaction Facilities* مہیا کریں گی اور انکے پیسوں کو *Safe* رکھے گی ۔ اس نظام میں نہ حکومت عوام کو *Interest* دیں گی اور نہ ہی حکومت عوام سے سود وصول کریگی ۔ عوام صرف حکومت کو طے شدہ

سروس چارجز دینے کی پابند ہوگی تاکہ بنک کا نظام چل سکے ۔ یہ نظام بلکل ویسے ہی ہیں جیسے کہ دکاندار اور گاہگ کے درمیان لین دین کا ہوتا ہیں ۔ گاہگ دکاندار سے کچھ وقت کے لیے اپنی ضرورت کی اشیاء ادھار لیتا ہیں اور بعد میں اسی اشیاء کی رقم دکاندار کو دیتا ہیں بغیر کسی سود کے ۔ اس طرح دکاندار کو منافع ملتا ہیں اور گاہگ کو سہولت ۔

4) چوتھا اصول بھی نہایت اہمیت رکھتا ہے کہ اس اصول میں نفع نقصان کی شراکت کو صرف مالیاتی معاہدہ نہیں بلکہ ایمانداری کے فروغ کو عام کرنے کے لیے بنایا گیا ہیں ۔ گورنمنٹ لوگوں کے ساتھ *PLS* یعنی نفع نقصان شراکت کی بنیاد پر معاہدے کریں گی اور جو لوگ اس معاہدے میں ایمانداری کا مظاہرہ کرینگے تو سرکار ان افراد کو اعلیٰ درجے کی عزت ، شہرت ، اعزازات سے نوازے گی ۔ حکومت ہر سال لوگوں کے درمیان " ایمانداری مقابلہ " کا انعقاد کرے گی تاکہ عوام میں دیانت داری کا رجحان بڑھے ۔ اگر عوام نے ایمانداری کے ساتھ اس نظام میں تعاون کریں تو ملک میں بےروزگاری ، اور غربت کا خاتمہ ممکن ہوسکتا ہیں ۔ اگر کوئی شخص نفع نقصان کے اصول پر شریک ہونا نہ چاہے تو وہ اپنے پیسے سرکاری بنکوں میں تحفظ اور لین دین کی غرض سے جمع کروا سکتا ہیں جو کہ اس پالیسی کا تیسرا اصول ہیں ۔

5) پانچواں اصول کہ حکومت خود بھی کسی سے سودی قرضے نہ لے بلکہ حکومت کوشش کریں کہ وہ سرمائے کو *PLS* کے اصول کے مطابق طے کریں تاکہ ملک میں اشیاء کی *Productivity* بڑھ سکے تاکہ بے روزگاری اور مہنگائی کو قابو میں رکھا جاسکے ۔اسکی واضح مثال پاکستان میں *CPEC* معاہدہ ہیں جس سے پاکستان کو کافی فائدہ پہنچ رہا ہیں اور اسی معاہدے کی وجہ سے کافی سرمایہ ملک میں تیزی سے بڑھ رہا ہیں ۔

6) حکومت یہ کوشش کریں کہ وہ پیداواری صلاحیت کے مطابق ہی کرنسی جاری کریں تاکہ ماکیٹ میں اشیاء اور کرنسی کا توازن برقرار رکھا جاسکے ، اس طرح مہنگائی پر قابو پایا جا سکے گا ۔

7) آخری اور بنیادی اصول کہ حکومت ملک میں ہر *Union Council* میں سرکاری بنک قائم کرے گی تاکہ عوام کی حقیقی ضروریات کا علم حکومت کو ہوسکے ۔ اسکے بعد حکومت ہر یونین کونسل کے *Infrastructure Projects* کی فنڈنگ انہی بنکوں کے ذریعے کرے گی تاکہ غیر ضروری انفراسٹرکچر جو حکومت اپ تک کرتی آرہی ہیں ، ختم ہوسکے اور عوام کی بنیادی ضروریات کو پورا کیا جاسکے ۔ اسکے ساتھ ہی ساتھ *Infrastructure Projects* میں سب سے زیادہ *Corruption* ہوتی ہیں ، اس نظام کے ذریعے سے *Corruption* میں بھی کمی لائی جاسکتی ہیں ۔

آخر میں رب العزت سے دعا گو ہوں کہ پروردگار ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تیری عطا کی ہوئی دولت کو اپنے معاشرے میں منصفانہ طریقے سے تقسیم کرسکے۔۔ (آمین)

Written By : CRAZY MUHAMMAD